

## 4037- بیوی کا اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کا حکم

سوال

میں ملازمت کرتی ہوں جس کی مجھے تنخواہ بھی ملتی ہے میں اس سے اپنے آپ اور گھر میں خرچ کرتی ہوں اور اپنے میکے والوں کو بھی دیتی اور صدقہ و خیرات بھی کرتی ہوں، میرے اور خاوند کے مابین اپنا مال خرچ کرنے کے بارہ میں اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔

میرا سوال یہ کہ کیا میرے خاوند کو میری ذاتی رقم خرچ کرنے میں اعتراض کرنے کا کوئی حق ہے، اور کیا مجھے اپنا ذاتی مال خرچ کرنے میں اس سے اجازت لینی واجب ہے؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ عاقل بالغ اور آزاد اور تصرفات کر سکتا ہو کو اپنی زندگی میں اپنے ذاتی مال میں تصرف کرنے کا حق ہے اور اس کے لیے جائز ہے کہ وہ چاہے خرید و فروخت کرے یا کرایہ وغیرہ پر دے یا پھر بھے اور وقت کرے اور اسی طرح باقی تصرفات بھی اس کے لیے جائز ہیں، اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

اور اہل علم کے مابین اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ خاوند کو اپنی بیوی کے ذاتی مال میں کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کا تصرف کسی عوض میں ہو یعنی خرید و فروخت، اور کرایہ وغیرہ۔

اور جب وہ عورت عقل مند اور تصرف کرنے میں بھی جائز ہو اور پھر وہ عادتاً حکم باز بھی نہ ہو اس کے لیے تصرف جائز ہے۔

دیکھیں : مراتب الاجماع لابن حزم (162)، الاجماع فی الفحص الاسلامی تالیف ابو جیب (2/566)۔

علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا عورت اپنا سارا مال یا اس میں کچھ حصہ اپنے خاوند کی اجازت کی بغیر بہہ کر سکتی ہے، ذیل میں ہم مختلف مذاہب بیان کرتے ہیں :

پہلا قول :

مالکیہ اور حنبلیہ کی ایک روایت ہے کہ :

ثلاث سے زیادہ مال کے بہہ میں خاوند کو روکنے کا حق ہے، اس سے کم میں خاوند کو روکنے کا حق نہیں۔

دیکھیں شرح الحرشی (7/103) المعنى لابن قدامة (4/513) نیل الاوطار (6/22)۔

ان کے دلائل میں قیاس اور منقول دونوں ہی شامل ہیں :

منقول میں سے دلائل :

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی خیرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا زیور لے کر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

عورت کو اپنے مال میں سے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ بھی جائز نہیں، تو کیا تو نے کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اجازت لی ہے، اس نے کہا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ کیا تو نے خیرہ کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے، تو انہوں نے جواب میں کہا جی ہاں میں نے اجازت دی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قبول کر لیا۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2380) اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن یحییٰ اور اس کا والد دونوں راوی مجملوں ہیں۔

2- عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده کی روایت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا :

(کسی بھی عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں) سنن ابو داود کتاب البيوع باب نمبر (84)، سنن نسائی الرکاۃ باب (58) مسند احمد (2/179) سنن ابن ماجہ (2/798)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

(جب خاوند بیوی کی عصمت کا مالک بن جائے تو اس کے لیے اپنے مال میں کچھ بھی جائز نہیں) ترمذی کے علاوہ باقی پانچ نے اسے روایت کیا ہے۔

یہ اور اس سے قبل والی حدیث اس کی دلیل ہے کہ بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کر سکے، اور اس میں یہ ظاہر ہے کہ عورت کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنے لیے خاوند کی اجازت شرط ہے، اس قول کے قائمین نے ملٹ سے زیادہ کی شرط دوسرا نصوص کی وجہ سے لگائی ہے، جن میں یہ ہے کہ مالک کے لیے صرف ملٹ اور اس سے کم میں وصیت کرنے کا حق حاصل ہے اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا لیکن اگر ورشاء اجازت دیں تو پھر کر سکتا ہے۔

جیسا کہ سعد بن ابی وقار صلی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصہ میں میں جو کہ مشورہ ہے اس میں ہے کہ جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سارے مال کے صدقہ کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے اجازت نہ دی اور جب دو ملٹ کا پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی نہیں بھی کہا اور جب انہوں نے ملٹ کے بارہ میں پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملٹ ٹھیک ہے اور پھر ملٹ بہت ہے۔ صحیح بخاری و مسلم۔

اور قیاس میں ان کی دلیل یہ ہے کہ :

خاوند کا حق اس کے مال سے بھی متعلق ہے جس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(عورت سے اس کے مال کی خوبصورتی و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے) اسے ساتوں نے روایت کیا ہے۔

اور عادات ہے کہ بیوی کے مال کی وجہ سے خاوند اس کا مامن بھی زیادہ کرتا ہے اور اس میں دلچسپی لیتا اور اس سے لفظ حاصل کرتا ہے، اور جب اسے تنگی پیش آجائے تو وہ اسے ملت دے دیتا ہے، تو اس طرح یہ مریض کے مال سے وارثوں کے حقوق کی بجائے دیکھیں المغنى لابن قدامة (4/514)۔

دوسراؤں :

خاوند کو مطلق طور پر بیوی کو تصرف سے روکنے کا حق حاصل ہے۔ چاہے وہ کم ہو یا زیادہ لیکن صرف خراب اور ضائع ہونے والی اشیاء میں یہ حق نہیں۔

یہ قول یث بن سعد کا قول ہے۔ دیکھیں نیل الاولوار (6/22)۔

تیسرا قول :

عورت کو اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کا حق نہیں :

یہ طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ دیکھیں فتح الباری (5/218) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں کہتے ہیں :

طاوس رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن شعیب والی مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

عورت کے لیے اپنے مال خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ جائز نہیں۔ ابو داود اورنسانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : باب کی احادیث صحیح ہیں۔

چوتھا قول :

عورت اپنے مال میں مطلقاً تصرف کا حق حاصل ہے چاہے وہ عوض کے ساتھ یا بغیر عوض کے، چاہے وہ سارے مال میں یہ کچھ میں۔

یہ قول جسمور علماء کرام کا ہے، جن میں شافعی، احناف، خابلہ کا ایک مذہب، اور ابن منذر شامل ہیں۔ دیکھیں المغزی لابن قدامة (4/513) الانصاف (5/342) اور شرح معانی الآثار (4/354) فتح الباری (5/318)، نیل اولاً طار (6/22)۔

کتاب و سنت اور نظر کے اعتبار سے سب سے زیادہ عادل اور صحیح قول یہی ہے۔

کتاب اللہ سے دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[اور عورتوں کو ان کے مہر پرے کے پورے ادا کرو، اگر تو وہ تمہیں اپنی مرضی اور خوشی سے کچھ معاف کر دیں تو اسے بڑی خوش سے کماو۔]

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خاوند کے لیے بیوی کے مال سے جس پر وہ راضی ہو مباح قرار دیا ہے۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

[اور اگر تم انہیں ہجھونے سے قبل ہی طلاق دے دو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو حرم نے مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف ادا کرو لیکن اگر وہ معاف کر دیں۔]

تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کے طلاق دینے کے بعد عورت کو اپنے مال معاف کرنے کی اجازت دی ہے اور اس میں کسی کو بھی دخل نہیں کہ اس سے اجازت طلب کی جائے جو کہ عورت کے اپنے مال میں تصرف کرنے کی دلیل ہے، اور اس پر بھی دلیل ہے کہ اپنے مال میں اسی طرح ہے جس طرح کہ مہر اپنے مال میں تصرف رکھتا ہے۔ دیکھیں کتاب : شرح معانی الآثار (4/352)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

[اور پیغمبر کو ان کے بانی ہونے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہو شیاری اور حسن تدبیر پا تو انہیں ان کے مال سونپ دو۔ النساء (6)۔]

اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ اگر قیم پچھی ہوشیار اور بالغ ہو جائے تو اس کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے۔

اور اسی طرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کے خطبہ میں وعظ و نصیحت کرنے کے بعد عورتوں نے اپنے زیورات صدقہ کر دیے، تو یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کا اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے اور کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

دیکھیں کتاب : اتحاف النخلان محقق الرزوجین فی الاسلام تالیف ڈاکٹر فیحان بن عقیل المطیری ص (92-96)۔

نیل الاطمار میں ہے کہ :

جسمور اہل علم کا کہنا ہے کہ :

جب عورت بے وقوف نہ ہو تو اس کے لیے مطلقاً اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز ہے، اور اگر وہ بے وقوف ہو تو پھر جائز نہیں۔

فُحْ آثاری میں کہا ہے کہ :

جسمور علماء کرام کی اس پر کتاب و سنت میں سے بہت سے دلائل ہیں، انتہی۔

جسمور علماء کرام نے اس حدیث :

عورت کے لیے اپنے مال میں خاوند کی عصمت میں رہتے ہوئے ہبہ جائز نہیں۔ سنن ابو داود حدیث نمبر (7265) اور بعض روایات کا بیان ہو چکا ہے۔

اس حدیث سے استدلال کا رد کرتے ہوئے جسمور علماء کرام کہتے ہیں :

یہ ادب اور حسن معاشرت اور خاوند کے بیوی پر حق اور مقام مرتبہ اور اس کی قوت رائے اور عقل پر محمول ہے کہ خاوندان اشیاء میں پختہ ہوتا ہے۔

امام سندهی نے نسائی کی شرح میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ حدیث اکثر علماء کرام کے نزدیک حسن معاشرت اور خاوند کو راضی و خوش کرنے کے معنی پر ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث ثابت ہی نہیں تو ہم کس طرح ایسا کہیں اور قرآن مجید اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے، قرآن مجید کے بعد سنت اور پھر آثار اور اس کے بعد معقول کا درجہ ہے۔۔۔

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بغیر ہی غلام آزاد کر دیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم ہونے پر انہیں کوئی عیب نہیں لگایا، تو یہ اس کے علاوہ دوسری احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ حدیث اگر ثابت ہو تو پھر ادب و احسان اور اختیار پر محمول ہو گی۔

تو اس طرح مسلمان عورت کے لیے صحیح ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اجازت طلب کرے اور اجازت لینا اس پر واجب تو نہیں بہتر ہے، اسے اس کا اجزہ بھی ملے گا۔

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا عورتوں میں سے کوئی عورت بہتر ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ عورت اچھی اور بہتر ہے جب اس کی طرح خاوند دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، اور جب اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے، اور وہ اپنے مال اور نفس میں خاوند کی مخالفت نہ کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3179) صحیح الجامع حدیث نمبر (3292)۔

واللہ اعلم.